78978 ـ اپنا دفاع کرتے ہوئے کسی دوسرے کو قتل کرنے میں دیت یا کفارہ کی ادائیگی

سوال

میرے والد نے اپنے دفاع میں کسی دوسرے شخص کو قتل کیا دیا تھا اور اب وہ بھی فوت ہو چکے ہیں، مقتول کے ورثاء نے دیت لینا قبول کر لی تھی، تو اس کا کفارہ کیا ہے ؟
یہ علم میں رہے کہ میرے والد نے نہ تو دو ماہ کے روزے رکھے ہیں، اور نہ ہی غلام آزاد کیا، اور نہ مسکینوں کو کھانا کھلایا، اس کی اولاد موجود ہے ان کے ذمہ کیا واجب آتا ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

مسلمان شخص پر اپنا اور اہل و عیال ہر اس شخص سے دفاع کرنا واجب اور ضروری ہے، جو ان پر ظلم و زیادتی کرنا چاہیے، اور اسے آسان ترین طرح سے دفاع کرنا چاہیے، اور اگر وہ حملہ آور کو قتل کیے بغیر دفاع نہیں کر سکتا تو حملہ آور کو قتل کرنا بھی جائز ہے.

اور اس صورت میں نہ تو قصاص ہوگا، اور نہ ہی دیت، اور نہ کفارہ؛ کیونکہ شریعت نے اسے قتل کرنے کی اجازت دی ہے، اور حملہ آور مقتول کو جہنم کی آگ کی وعید سنائی گئی ہے، اور جس پر حملہ کیا گیا ہے اگر وہ دفاع کرتے ہوئے قتل ہو گیا تو ان شاء اللہ وہ شہید ہے، اس میں کوئی فرق نہیں کہ حملہ آور مسلمان ہے یا کافر.

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایك شخص رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کرنے لگا:

اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اگر کوئی شخص آکر میرا مال چھیننے کی کوشش کرے ؟

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" تم اسے اپنا مال مت دو "

اس شخص نے کہا: اگر وہ مجھ سے لڑائی کرے ؟

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" تم اس سے لڑو "

اس شخص نے عرض کیا: اگر وہ مجھے قتل کر دے تو ؟

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" تو پھر تم شہید ہو "

وہ شخص کہنے لگا: آپ مجھے یہ بتائیں کہ اگر میں اسے قتل کر دوں تو ؟

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" وہ آگ میں ہے "

صحیح مسلم حدیث نمبر (140).

اور سعید بن زید رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" جو شخص اپنا مال بچاتے ہوئے قتل ہو گیا وہ شہید ہے، اور جو شخص اپنے اہل و عیال کو بچاتے ہوئے قتل ہوا وہ شہید ہے، اور جو شخص اپنا دین بچاتے ہوئے قتل ہو گیا وہ شہید ہے، اور جو شخص اپنا خون بچاتے ہوئے قتل ہو گیا تو وہ شہید ہے "

سنن ترمذی حدیث نمبر (1421) سنن نسائی حدیث نمبر (4095) سنن ابو داود حدیث نمبر (4772) علامہ البانی رحمہ اللہ نے ارواء الغلیل حدیث نمبر (708) میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

اور شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" سنت اور اجماع اس پر متفق ہیں کہ اگر مسلمان حملہ آور کو بھی قتل کے بغیر اپنے سے دور نہ کیا جا سکے تو اسے قتل کر دیا جائیگا، اگرچہ وہ مال جسے چھیننا چاہتا ہے دینار کا ایک قیراط (یعنی تھوڑا سا) ہی کیوں نہ ہو، جیسا کہ صحیح حدیث میں رسول کریم صلی اللہ علیہ و سلم کا فرمان ہے:

" جو شخص اپنا مال بچاتے ہوئے قتل ہو گیا وہ شہید ہے، اور جو شخص اپنے اہل و عیال کو بچاتے ہوئے قتل ہوا وہ شہید ہے، اور جو شخص اپنا دین بچاتے ہوئے قتل ہو گیا وہ شہید ہے، اور جو شخص اپنا خون بچاتے ہوئے قتل

ہو گیا تو وہ شہید ہے "

.... اس لیے كہ حملہ آور اور زیادتی كرنے والوں سے لڑائی كرنا سنت اور اجماع سے ثابت ہے " انتہی. بتصرف.

دیكھیں: مجموع الفتاوی (28 / 540 ـ 541).

اور جس شخص كی جان، یا اس كی عزت پر حملہ آور حمل كرے مثلا كسی كی ماں، یا بہن، یا بیٹی، یا بیوی، یا مال پر چاہے وہ آدمی ہو یا جانور وغیرہ تو جس شخص پر حملہ كیا گیا ہے اسے سہل ترین طریقہ سے اپنا دفاع كرنے كا حق حاصل ہے جس كے متعلق اس كے ذہن میں ہو كہ وہ اس طرح اپنا دفاع كر سكتا ہے، اور جب سہل اور آسان طریقہ سے دفاع ہو سكتا ہو اور حملہ آور كو بھگایا جا سكے تو پھر صعب اور مشكل طریقہ اختیار كرنا حرم ہے كیونكہ اس كی ضرورت نہیں رہی.

اور اگر قتل كیے بغیر حملہ آور وہاں سے نہیں جاتا تو جس پر حملہ كیا گیا ہے اسے حق حاصل ہے كہ وہ حملہ آور كو قتل كر دے، اور اس پر كوئی ضمان نہیں، كیونكہ اس نے اس كے شر سے بچتے ہوئے قتل كیا ہے " انتہی.

دیكھیں: الروض المربع صفحہ نمبر (677).

شیخ صالح الفوزان حفظہ اللہ كہتے ہیں:

اور اگر كوئی شخص كسی پر حملہ آور ہو كر اسے قتل كرنا چاہے، یا اس كی عزت مثلا اس كی ماں، یا بیٹی، یا بہن، یا بیوی پر حملہ آور ہو یا ان كی عزت تار تار كرنا چاہے، یا اس كے مال پر حملہ آور ہو كر مال چھیننا یا اسے ضائع كرنا چاہے؛ تو اسے حملہ آور كو ایسا كرنے سے روكنے كا حق حاصل ہے، چاہے حملہ آور كوئی شخص ہو یا جانور، تو وہ اسے اپنے خیال كے مطابق سہل اور آسان ترین طریقہ سے روكے.

كیونكہ اگر وہ اسے ایسا كرنے سے منع نہیں كریگا تو وہ اسے ضائع كر دےگا، اور اس كی جان و مال اور عزت میں اذیت سے دوچار كریگا؛ اور اس لیے بھی كہ اگر یہ جائز نہ ہوتا تو لوگ ایك دوسرے پر تسلط قائم كر لیتے، اور اگر حملہ آور كو قتل كیے بغیر روكا نہ جا سكتا ہو تو اسے قتل كرنے كا بھی حق حاصل ہے، اور وہ حملہ آور كا ضامن نہیں ہوگا؛ كیونكہ اس نے اس كے شر سے محفوظ رہنے كے لیے حملہ آور كو قتل كیا ہے، اور جس شخص پر حملہ كیا گیا ہے وہ قتل ہو جائے تو وہ شہید شمار ہو گا، كیونكہ رسول كریم صلی اللہ علیہ وسلم كا فرمان ہے:

" جس شخص كا ناحق مال چھینا جائے اور وہ اسے بچانے كی كوشش میں لڑے اور قتل كر دیا جائے تو وہ شہید ہے "

اور مسلم وغیرہ نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت كیا ہے وہ بیان كرتے ہیں كہ:

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کرنے لگا:

اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اگر کوئی شخص آکر میرا مال چھیننے کی کوشش کرے ؟

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" تم اسے اپنا مال مت دو "

اس شخص نے کہا: اگر وہ مجھ سے لڑائی کرے ؟

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" تم اس سے لڑو "

اس شخص نے عرض کیا: اگر وہ مجھے قتل کر دے تو ؟

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" تو پھر تم شہید ہو "

وہ شخص کہنے لگا: آپ مجھے یہ بتائیں کہ اگر میں اسے قتل کر دوں تو ؟

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" وہ آگ میں ہے "

صحیح مسلم حدیث نمبر (140).

دیکھیں: الملخص الفقھی (2 / 443).

جس شخص پر حملہ آور نے حملہ کیا ہے اس کے لیے جائز نہیں کہ وہ حملہ آور کو قتل کرنے میں جلدبازی سے کام لے، بلکہ جب اسے منع کرنے اور روکنے کے سب ذرائع اور وسائل ختم ہو جائیں مثلا اسے اللہ کا ڈر اور خوف اور اس کے عذاب سے دھمکایا جائے، اور لوگوں سےمدد طلب کی جائے، یا امن و امان کے تمام وسائل سے تعاون بھی لے لیا جائے، لیکن حملہ آور پھر بھی باز نہ آئے تو اسے قتل کر دیا جائیگا، اور اگر یہ خدشہ ہو کہ حملہ آور اسے قتل کر دےگا تو پھر حملہ آور کو قتل کرنےمیں پہل کرنی چاہیے.

قابوس بن مخارق اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ و سلم کے پاس آ کر کہنے لگا:

ایک شخص آکر میرا مال چھیننا چاہتا ہے.

تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" اسے اللہ کی یاد دلاؤ "

وہ شخص کہنے لگا: اگر وہ اللہ کے یاد دلانے سے نہ رکے تو ؟

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" اپنے ارد گرد موجود مسلمانوں سے مدد طلب کرو "

وہ شخص کہنے لگا: اگر میرے ارد گرد کوئی مسلمان شخص نہ ہو تو؟

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے:

" تو حکمران سے مدد طلب کرو "

وہ کہنے لگا: اگر حکمران مجھ سے دور ہو تو ؟

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" اپنا مال بچانے کے لیے لڑو حتی کہ تم آخرت کے شہداء میں سے ہو جاؤ، یا پھر اپنا مال بچا لو "

سنن نسائی حدیث نمبر (4081) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح سنن نسائی میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

دوم:

یہ تو اس وقت ہے جب کسی دلیل مثلا گواہی کے ساتھ ثابت ہو جائے کہ اس نے اپنا دفاع کرتے ہوئے قتل کیا ہے، یا پھر مقتول کے ولی اس کی تصدیق کردیں کہ اس نے اپنا دفاع کرتے ہوئے قتل کیا ہے، یا اس کے قوی قرائن مل جائیں کہ دفاع کرتے ہوئے قتل ہوا ہے، مثلا اگر مقتول شر و فساد مچانے میں معروف ہو، اور مثلا اس نے لوگوں کے سامنے اسے قتل کرنے کی دھمکی دے رکھی ہو.

شیخ محمد بن ابراہیم رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" اگر اس شخص نے قتل کا اعتراف کرتے ہوئے یہ دعوی کیا کہ اس نے اپنا دفاع کرتے ہوئے اسے قتل کیا ہے، اور مقتول کے ولی اس کی تصدیق نہ کریں، تو قصاص واجب ہے.

الانصاف میں ہے:

یہی مذہب ہے، اور اصحاب بھی اس پر ہی ہیں‌ن، لیکن اگر مقتول شخص حملہ کرنے، اور فساد مچانے میں معروف ہو، اور قاتل کے دعوی کے قرائن بھی وہاں موجود ہوں، تو " الانصاف " میں کہا ہے:

" الفروع " میں کہا گیا ہے: اور فساد مچانے میں معروف شخص کے متعلق عدم قصاص کی توجیہ ہوگی.

میں کہتا ہوں، اور صحیح بھی یہی ہے‌ن اور قرائن پر عمل کیا جائیگا " انتہی.

دیکھیں: مجموع الفتاوی ابن ابراہیم (11 / 255- 256).

تو اس بنا پر اگر آپ کے والد نے اس شخص کو اپنا دفاع کرتے ہوئے قتل کیا تھا تو آپ کے والد پر کچھ لازم نہیں آتا، نہ تو کفارہ اور نہ ہی دیت لازم آئیگی.

واللہ اعلم .